احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 16 جون 2003ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 16 جون 2003ء 15 ربیع الثانی 1424 ہجری 16 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 132

اونٹ کے لئے دعا

ایک غزوہ میں حضرت جابرؓ کا اونٹ اتنا تھک گیا تھا کہ چلنا مشکل ہو رہا تھا۔ حضورؐ نے دیکھا تو وجہ پوچھی۔ انہوں نے بتایا تو حضورؐ نے اس کے لئے دعا کی۔ اس کے نتیجے میں وہ اتنا تیز ہوگیا کہ سب سے آگے نکل گیا۔

(صحیح بخاری کتاب الجهاد باب الاستئذان الرجل الاما م حديث نمبر 2745)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کی ہمدردی عامہ کا سب سے بڑا اور عام مظاہرہ یہ تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہر شخص کے لئے جو آپ کو لکھتا دعا کرتے۔ اور ان دعاؤں کے متعلق آپ کا جو معمول تھا۔ وہ حیرت انگیز تھا۔ چنانچہ حضور نے ایک مجلس میں بعض لوگوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے اسی سلسلہ میں فرمایا۔

''جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں۔ کہ شاید موقع نہ ملے یا یاد نہ رہے''۔ اب حضرت مسیح موعود کے اس طرز عمل پر غور کرو کہ حضور کی خدمت میں سینکڑوں خطوط آتے تھے۔ اور آپ جیسا کہ فرماتے ہیں کسی خط کو ہاتھ سے نہیں دیتے تھے۔ جب تک کہ اس کے متعلق دعا نہ کریں۔ غور کرو کہ کس قدر موتیں یہ وجود ہر روز اپنے اوپر وارد کرتا ہوگا۔ اپنے کسی ذاتی فائدہ کے لئے نہیں کسی دنیوی متاع اور مقصد کے واسطے نہیں محض دوسروں کی بھلائی اور فلاح کے لئے یہ فطرت اور یہ سیرت کیا کسی ایسے شخص کو مل سکتی ہے۔ جو خدا کا مرسل نہ ہو۔

ہم جانتے ہیں اور خود ہمارے اعمال اس امر کی شہادت ہیں کہ بسا اوقات ہم دوسروں کے خطوط کے جواب تک بھی نہیں دیتے۔ مگر یہ کیسا دل اور کیسی روح ہے کہ دوسروں کی ہمدردی میں اس قدر سوز و قلق اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ دعاؤں کے متعلق حضور نے بارہا فرمایا کہ

''منگے سو مر رہے''

یعنی حالت دعا کو پیدا کرنے کے لئے موت کو اپنے اوپر وارد کرنا ہوتا ہے۔ جو دوسروں کے لئے دعا کا اس قدر جذبہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کی ہمدردی کا نقشہ دکھانا قطعاً ناممکن ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود کی عامہ ہمدردی کے دوسرے مناظر اور واقعات ہم نہ بھی پیش کریں تو صرف آپ کا یہ ارشاد اور آپ کا طرز عمل اس خصوص میں آپ کو لانظیر قرار دیتا ہے۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 417)

ساری عمر نہیں تو تین سال وقف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ انگلستان 1988ء کے دوسرے روز مجلس نصرت جہاں کے تحت ہونے والی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے احمدی ڈاکٹر صاحبان سے فرمایا:۔

''میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت کے ڈاکٹرز خالصتاً للہ قربانی کے جذبہ سے اپنے آپ کو افریقہ میں خدمت کیلئے پیش کریں گے۔ ساری عمر کیلئے نہیں تو تین سال کیلئے ہی وقف کردیں۔ یہ کوئی بڑا لمبا عرصہ یا مشکل کام نہیں ہے تین سال خدمت کریں۔ پھر اگر خدمت کا چسکا اتنا نہ پڑ جائے کہ آپ خود وہاں ٹھہرنے کی درخواست کریں تو ہم آپ کو اپنے ملک واپس جانے کی اجازت دے دیں گے۔''

مخلص احمدی ڈاکٹر صاحبان سے گزارش ہے کہ حضور کے فرمان کے مطابق کم از کم تین سال خدمت کیلئے وقف کریں۔ اس سلسلہ میں معلومات کی غرض سے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں بیت الاظہار۔ بالائی منزل احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تعطیلات میں اساتذہ وطلبہ وقف عارضی کریں

موسمی تعطیلات کے پیش نظر طلباء اور اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ ان ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بابرکت تحریک وقف عارضی میں شامل ہوں۔ اس تحریک کی اہمیت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے چند ارشادات پیش خدمت ہیں:۔

حضور فرماتے ہیں۔ ''میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1988ء (4)

	جولائی	ربوہ سمیت ملک بھر میں متعدد مقامات پر بیسیوں احمدیوں کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا کہ انہوں نے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کے اعلان پر مشتمل لٹریچر تقسیم کیا ہے۔
4	اگست	اہل سپین کو پیغام حق پہنچانے کی خاطر حضور نے یہ نئی سکیم پیش فرمائی کہ سپینش سیاحوں کو میزبانی کے لئے دنیا بھر کے احمدی اپنی خدمات پیش کریں۔
12	اگست	حضور نے ایک رویا کی بنا پر معاندین خصوصاً صدر ضیاء الحق کو متنبہ فرمایا۔
17	اگست	پاکستان کے صدر ضیاء الحق بہاولپور کے قریب فضائی حادثہ میں ہلاک ہوگئے۔ ان کا طیارہ 3 گھنٹے جلتا رہا۔ میت کی شناخت فوجی نشانات اور دانتوں سے ہوئی۔
17	اگست	رضا کار خدام کی کوششوں سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کی لیبارٹری میں بلڈ بنک قائم ہوا۔
19	اگست	پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک احمدی کو گرفتار کر لیا گیا۔
26 / اگست تا 28	ستمبر	حضور کا دورہ مشرقی افریقہ، کسی خلیفہ کا مشرقی افریقہ کا یہ پہلا دورہ تھا۔
26	اگست	حضور کی نیروبی کینیا آمد۔
28	اگست	حضور کی ممباسہ آمد اور پھر نیروبی واپسی۔
30	اگست	حضور کسوموں کینیا تشریف لے گئے۔
31	اگست	حضور نے شیانہ کینیا میں نئی بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ نیز مشن ہاؤس اور مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ رات کو نیروبی واپسی۔
یکم	ستمبر	حضور نے ہلٹن ہوٹل کینیا میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور احمدیہ قبرستان میں رفقاء حضرت مسیح موعود کی قبروں پر دعا کی.
2 تا 4	ستمبر	مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا 8واں سالانہ اجتماع، 101 مجالس کے 1574 خدام کی شرکت
3	ستمبر	حضور کی یوگنڈا آمد۔ مجلس عاملہ یوگنڈا سے حضور کا خطاب۔ وزیر اعظم یوگنڈا سے ملاقات کی۔
4	ستمبر	حضور جنجہ (یوگنڈا) تشریف لے گئے۔
7	ستمبر	حضور کی کینیا آمد۔
8	ستمبر	حضور تنزانیہ پہنچے۔
9	ستمبر	حضور نے خطبہ جمعہ تنزانیہ میں ارشاد فرمایا۔ دارالسلام یونیورسٹی سے خطاب۔
9	ستمبر	چک 88 ج،ب ضلع فیصل آباد میں 9 احمدیوں کی گرفتاری۔ 16 نومبر 92 کو انہیں 3,3 سال قید اور جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔
10	ستمبر	ربوہ میں عالمی معیار کے سوئمنگ پول کا افتتاح ہوا۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

80

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دعوت الی اللہ کے تجارب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

بعض دفعہ جلسے ہوتے ہیں جن میں (مربیان) کے تجارب کے متعلق تقاریر ہوتی ہیں۔ جو لوگ سنتے ہیں ان کے دل پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ لیکن ایسے رسمی جلسے تو سال میں ایک دو مرتبہ ہوتے ہیں اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ساری جماعت ہفتہ وار ایسے جلسوں میں شامل ہو سکے لیکن ایک ذہین آدمی جب ایسے (دعوت الی اللہ) کرنے والوں کے واقعات سنتا ہے جس سے وہ متاثر ہوتا ہے تو اس کو فوراً چاہئے کہ اس سے استفادہ کرنے کا بھی تو سوچے۔ اس کو چاہئے کہ مثلاً اپنے اخبار احمدیہ میں اگر اخبار احمدیہ کے نام سے کوئی چیز شائع ہو رہی ہے یا رسالوں میں یا دیگر ممالک کے رسالوں میں ان دلچسپ اور دلکش اثر انداز ہونے والے واقعات کو شائع کرے۔ پھر نوجوانوں کو اس کے ساتھ ملائے۔ ان کو کہے کہ تم اپنے محلے میں جہاں جہاں نماز ہوتی ہے وہاں دورہ کرو اور بیٹھ کر مجالس لگاؤ اور یہ باتیں سناؤ تو کئی رنگ میں ایک اچھے تجربے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں نئے تجارب مہیا ہو سکتے ہیں یعنی انسان کو نئی نئی باتیں سوجھ سکتی ہیں اور ان پر عمل کر سکتا ہے اور پھر نئے دلچسپ تجربے ظہور میں آ سکتے ہیں۔

(الفضل 26 /اپریل 1992ء)

خدا کلام کرتا ہے

محترم عبدالسلام خان صاحب اپنے والد حضرت مولوی محمد الیاس رفیق حضرت مسیح موعود کی دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ریاست قلات میں ریاست کے چیف جسٹس "قاضی القضاۃ" عبدالعلی اخوند زادہ صاحب جو بوستان (بلوچستان) کے رہنے والے تھے، مستونگ میں ایک بڑے مجمع میں حضرت مولوی صاحب سے مخاطب ہوئے اور کہا: مولوی صاحب! آپ کتنے خوبصورت آدمی ہیں۔ کتنے بڑے عالم انسان ہیں۔ خوش پوشاک اور خوش گفتار ہیں۔ مجھے صوبہ سرحد کا علم تو نہیں، مگر میں یقین کرتا ہوں کہ کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا سرحد میں آپ کو کوئی روحانی پیر نہ ملا، جو آپ نے پنجاب جا کر ایک پنجابی مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت کر لی؟

مولوی صاحب نے فرمایا: دراصل بات یہ ہے اخوندزادہ صاحب، مجھ سے میرا خدا گم ہو گیا تھا۔ میں ہر مذہب میں اس کو ڈھونڈتا رہا۔ ہر مذہب مجھے پرانے قصوں کی طرف لے جاتا۔ میں ہر ایک سے پوچھتا کیا وہ خدا اب بھی بولتا ہے؟ تو وہ کہتے اب نہیں بولتا۔ میں بہتر فرقوں میں سے ہر ایک کے پاس گیا، تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔ اب خدا نہیں بولتا۔ وحی کا دروازہ مطلق بند ہے۔ تب میں اس نتیجے پر پہنچا کہ خدا حقیقت نہیں ہے۔ بلکہ ایک فلسفہ ہے، جو پرانے قصوں پر منحصر ہے! ورنہ اللہ تو وہ ہونا چاہئے، جس کی تمام صفات حسنہ کی کان ہو، کوئی صفت بھی معطل نہ ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پہلے بولتا تھا اور اب اس کی صفت تکلم پر مہر لگ جائے۔ میں عنقریب دہریہ ہونے والا تھا۔ پیچھے سے ایک نرم ہاتھ نے میرے کندھے کو پکڑا اور کہا: کیوں محمد الیاس کیا بات ہے، کیوں پریشان ہے، میں نے کہا کہ خدا کی حقیقت معلوم ہو گئی، وہ ایک فلسفہ ہے۔ حقیقت میں نہیں ہے۔ کیونکہ جس سے پوچھتا ہوں وہ یہی کہتا ہے کہ خدا پہلے بولا کرتا تھا، اب نہیں بولتا۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تھے۔ اور کہا آؤ میں تمہیں خدا بتلاتا ہوں، وہ اب بھی بولتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ تم میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ کیونکہ میں خدا کی طرف سے آیا ہوں وہ خدا تم پر بھی نازل ہو جائے گا۔ اگر چاہے تو تم سے بھی کلام کرے گا۔ اب عبدالعلی اخوندزادہ صاحب، میں خدا کی ذات کی قسم کھاتا ہوں، جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا مجھ سے بھی کلام کرتا ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کوئی ہے جو دعویٰ سے کہے کہ خدا اس سے بولتا ہے؟ تمام مجمع پر سناٹا اور خاموشی چھا گئی۔

(حیات الیاس۔ مصنفہ عبدالسلام خان۔ ص 118)

اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا۔ (حضرت مسیح موعود)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

بورکینا فاسو مغربی افریقہ میں احمدیت کا آغاز اور مرکز کا قیام

محمد ادریس شاہد صاحب

آغاز احمدیت اور مشن کے ابتدائی حالات

بورکینا فاسو گھانا کے شمال میں واقع ہے اس کا پہلا نام اپر وولٹا تھا بعد میں انقلابی حکومت نے نام بدل کر بورکینا فاسو یعنی عزت دار لوگوں کی سر زمین نام رکھ دیا۔ یہاں 1951ء میں احمدیت کا پودا لگ گیا تھا۔ جماعت احمدیہ گھانا کی توجہ سے یہ پودا آہستہ آہستہ جڑیں مضبوط کرتا رہا۔ مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھانا خود بھی ایک دفعہ وہاں تشریف لے گئے اور اس مختصر جماعت کو منظم کیا۔ خدا کے فضل سے بعض پڑھے لکھے اور سرکاری ملازم بھی جماعت میں شامل ہو چکے تھے اس لئے خاموشی سے انتظام آگے بڑھتا رہا۔ حکومت کے کاغذات میں بھی جماعت کا اندراج ہو گیا۔

جنوری 1990ء میں خاکسار کی تقرری بورکینا فاسو ہو گئی۔ ان دنوں خاکسار آئیوری کوسٹ میں فرانسیسی زبان سیکھ رہا تھا۔ حکم موصول ہوا تو رخت سفر باندھ کر روانگی کی تیاری شروع کی۔ اور ویزا ملتے ہی عازم سفر ہو گیا۔

جب واگا دوگو ائیر پورٹ پر پہنچا تو چھ سات احباب استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک مکان پہلے ہی سے کرایہ پر لیا جا چکا تھا چنانچہ استقبال کے بعد خاکسار کو اسی مکان میں پہنچا دیا گیا۔

واگا دوگو بورکینا فاسو کا دارالخلافہ ہے یہاں صرف چند گھر احمدی تھے باقی تمام لوگ احمدیت کے نام سے بھی بے خبر تھے۔ پاکستان میں کام کے دوران بزرگوں کی ہدایات یاد آئیں اور یہ عزم کر کے کہ یہاں احمدیت کا غلبہ ہو۔ دعائیں اور جس حد تک ممکن ہوا کوشش شروع کی۔

ہمارے اس مکان میں تین بیڈ روم اور ایک ڈرائنگ روم تھا مگر فرنیچر میں صرف ایک پلنگ اور ایک پیڈسٹل فین تھا۔

ہمارے معلم کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور وہ اپنی اہلیہ سمیت یہیں مقیم تھے۔ خاکسار نے پلنگ اور پنکھا ان کو دے دیا اور دوسرے کمرہ میں خود چٹائی پر بستر لگا لیا۔ اب دفتر کے قیام کا سوال پیدا ہوا تو معلم صاحب بعض مناسب قسم کی لکڑیاں لائے چند کیل لئے اور ان لکڑیوں کو ترتیب دے کر ایک میز کی شکل بنائی۔ ان کی بیوی نے اپنی ایک چادر دی جس کو میز پوش کے طور پر میز پر ڈال کر تمام کمیاں چھپا دی گئیں۔ ہمسایوں سے ایک کرسی اور دو بنچ عاریتاً لے کر دفتر شروع ہو گیا۔

ہمارے پاس دو پرانے موٹر سائیکل تھے۔ اپنے ساتھی سے مشورہ لیا کہ وہ کس علاقہ سے واقفیت رکھتے ہیں مشورہ کے بعد حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست ارسال کر کے سفر پر نکل پڑے۔ موٹر سائیکل اتنے کمزور حالت تھے کہ چھوٹی چڑھائی پر بھی پلگ جواب دے دیتا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری ہمت کا پلگ شارٹ نہ ہوا اور ہم نے بفضلہ تعالیٰ پانچصد سے زائد کلومیٹرز کا سفر کیا اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تین صد سے زائد پھل عطا فرمائے۔

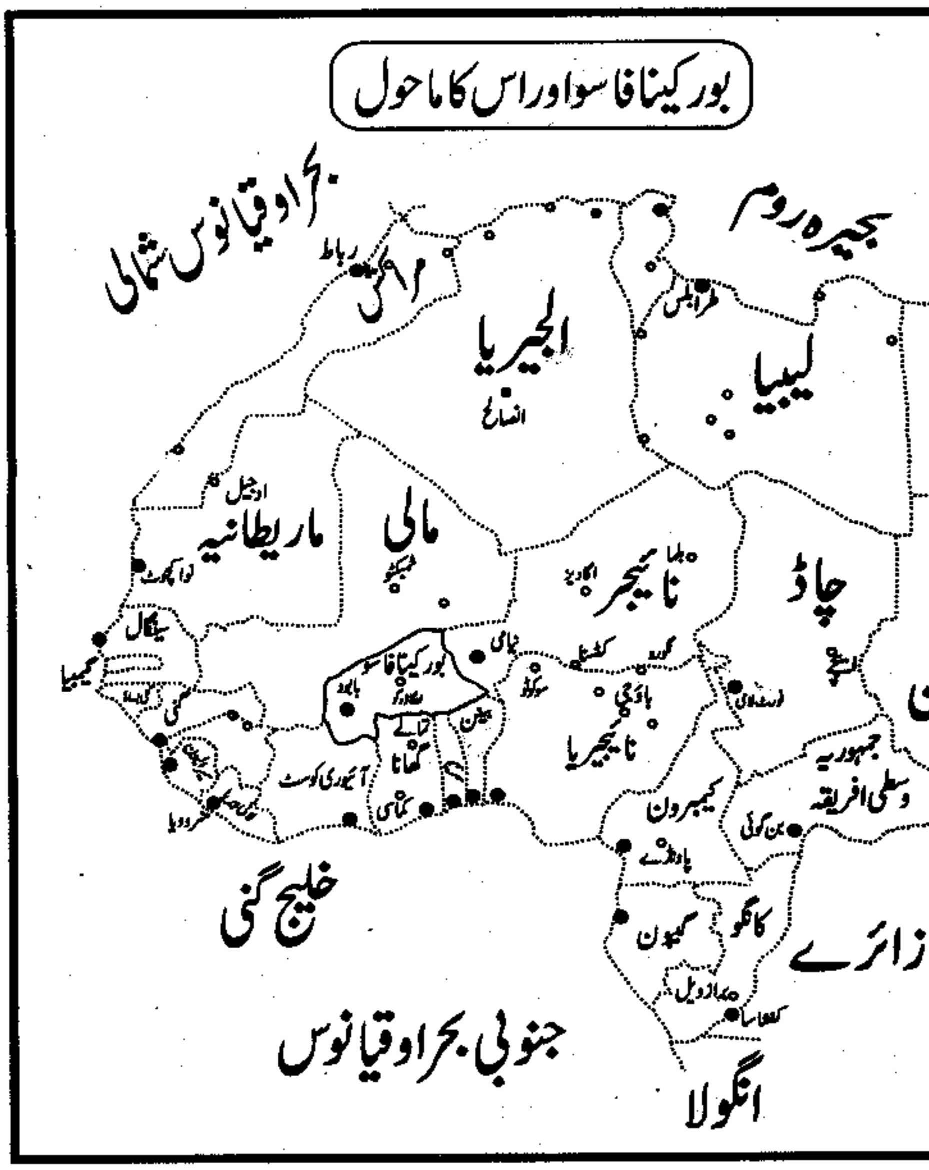

پہلا جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کا پروگرام زیر غور آیا۔ صد سالہ جشن جوبلی کے پروگرام دنیا بھر میں جاری تھے۔ ہم نے سوچا کہ مارچ 90ء کے آغاز میں ہی جلسہ منعقد کر لیا جائے تا کہ یہ جلسہ بورکینا فاسو کا پہلا جلسہ سالانہ ہونے کے ساتھ ساتھ صد سالہ جشن تشکر کا جلسہ ہونے کا بھی شرف حاصل کرے۔ 8-9 مارچ کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ اس پہلے جلسہ میں پچاس کے قریب حاضری تھی۔ حضور انور کی طرف سے بہت پیار بھرا پیغام موصول ہوا۔ یہ پیغام اردو میں تھا۔ اردو زبان یہاں پر میرے علاوہ کسی کو نہ آتی تھی اور میری یہ کیفیت تھی کہ فرنچ زبان پر زیادہ عبور نہ تھا چنانچہ ترجمہ کے لئے ایک بنچ پر بیٹھ گیا خاکسار ایک ایک فقرہ کچھ انگریزی میں کچھ فرانسیسی زبان میں ساتھیوں کو سمجھاتا رہا۔ معلم صاحب جو گھانا سے تعلیم حاصل کر کے آئے تھے میرے ترجمہ کو مزید وضاحت کے ساتھ دوسرے دوستوں کے سامنے بیان کرتے۔

عثمان احمد صاحب نے جلسہ میں یہ پیارا پیغام پڑھ کر احباب کو سنایا خود ترجمہ کرنا مشکل تھا لیکن ترجمہ شدہ عبارت پر تسلی تھی کہ اصل پیغام کا حق ادا ہو رہا ہے۔

جلسہ کے بعد مزید دورہ کے پروگرام بنے ہر پروگرام کے نتائج خدا کے فضل سے حوصلہ افزاء رہے۔

مرکز کی طرف سے بجٹ کی منظوری کے بعد گرانٹ موصول ہو گئی اور تمام ضروری اشیاء مثلاً میز، کرسیاں، الماری، فریج، چارپائیاں وغیرہ بنوائی گئیں۔ ابتداء میں ڈرائنگ روم میں نماز جمعہ پڑھتے تھے جب تعداد میں کچھ اضافہ ہوا تو صحن میں ایک درخت کے نیچے خواتین اور برآمدے میں مردوں نے نماز شروع کی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو سارے صحن میں لوہے کی چادر کی چھت بنا کر سائے کا وسیع انتظام ہوا اور جگہ کو وسعت مل گئی جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل مکان کے باہر جماعت احمدیہ کا بورڈ لگا دیا گیا اور جلسہ کی افتتاحی تقریب میں پہلی دفعہ لوائے احمدیت بھی لہرا دیا گیا۔

رابطہ مہم اور تائید الٰہی

اس دوران عوام الناس سے روابط کا کام جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک کے سفراء اور بورکینا فاسو کے وزراء سے ملاقات کی درخواست بھجوانی شروع کی۔ شروع میں تو کسی طرف سے مثبت جواب موصول نہ ہوا لیکن آہستہ آہستہ یہ فاصلے بھی ختم ہونے شروع ہوئے۔ Mossi قبیلہ کے بادشاہ کے ساتھ تو بالکل ابتداء میں ہی ملاقات ہوئی جماعت کا تعارف

کروایا اور فرانسیسی ترجمہ قرآن تحفہ میں پیش کیا۔ اس بادشاہ کو Mogha Naaba کہتے ہیں جس کا مطلب ہے ساری دنیا کا بادشاہ اور اس کے پروٹوکول قوانین بہت سخت ہیں انہیں قوانین میں یہ بات بھی شامل ہے کہ کوئی شخص اس کے مقابل کرسی پر نہیں بیٹھ سکتا۔ سر پر ٹوپی اور پاؤں میں جوتا بھی نہیں پہن سکتا۔ سلام کرنے کے آداب میں لازمی ہے کہ بادشاہ کے سامنے آنے والا سجدہ ریز ہو۔

خاکسار کا طریق کار یہ رہا کہ جوتا تو باہر اتار جاتا تھا ٹوپی پہنے رکھتا اور ہاتھ سے ہاتھ ملا کر سلام کرتا البتہ اس کے بعد بادشاہ کے سامنے صف پر بیٹھ جاتے۔ میرے ساتھی بھی یہی طریق اختیار کرتے۔ بعض احباب کو اعتراض تھا کہ بادشاہ کے سامنے ہم نیچے کیوں بیٹھتے ہیں۔ ان کے مقابل پر خاکسار کا نقطہ نظر یہ تھا کہ جب ہمارا مقصد خدا کی طرف بلانا ہے تو اگر یہ پیغام صف پر بیٹھ کر دینا پڑے تو کیا حرج ہے...... اس پر خدا کا احسان یہ ہوا کہ ایک وہ وقت بھی آیا کہ وہی بادشاہ اپنے ہاتھ سے کرسی اٹھا کر لایا اور اس عاجز کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور پینے کے لئے بوتل بھی پیش کی۔

جماعت کا پھیلاؤ اور کام کی وسعت

جوں جوں پیغام پھیلنا شروع ہوا کارکنان کی ضرورت بڑھی مربیان میں اضافہ ہوا۔ مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ تشریف لے آئے۔ بورکینا کے تین طلبہ آئیوری کوسٹ میں زیر تعلیم تھے فارغ التحصیل ہونے پر بورکینا بطور معلم تقرری ہوگئی۔ مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ تشریف لے آئے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہر طرف سے فتوحات کی خبریں آتی رہیں۔

ایک گاؤں کے کچھ نوجوانوں نے ایک دوسرے گاؤں میں ہمارا پیغام سنا اور ہمیں اپنے گاؤں آنے کی دعوت دی جب ہم ان کے گاؤں گئے۔ رات دیر تک بارش ہوتی رہی خوب سوال جواب ہوئے بالآخر ہم نے بیعت کی تحریک کی تو امام صاحب نے بیعت سے انکار کیا۔ نوجوانوں نے امام سے مخاطب ہو کر کہا کہ جناب ہمیں تو بات سمجھ آگئی ہے ہم تو بیعت کر رہے ہیں اگر آپ نے بیعت نہیں کرنی تو صبح اپنا بستر باندھیں اور اپنی راہ لیں کیونکہ پھر تم ہمارے امام نہیں بن سکتے۔ امام صاحب نے جب یہ بات سنی تو فوراً بیعت فارم کی طرف لپکے اور دوسروں کو بھی کہا کہ سب بیعت کرلیں۔

اس علاقے میں ایک بہت بڑی خصوصیت یہ دیکھی کہ یہ لوگ بات غور سے سنتے اور پھر پوری تسلی اور اطمینان حاصل کرنے کے لئے خوب سوال کرتے اکثر و بیشتر اگر نماز عشاء کے بعد بات شروع ہوتی تو رات ایک دو بجے تک سوالات کا سلسلہ جاری رہتا۔ اچھی طرح تسلی کرنے کے بعد امام صاحب مختلف احباب سے مشورہ کرتے۔ متعدد چیدہ چیدہ افراد سے مشورہ کے بعد امام صاحب بیعت کرنے کا فیصلہ دیتے۔ ان کے مشورہ کے دوران ہمیں خوب دعا کا موقعہ ملتا۔

خدا کا شکر ہے کہ عام طور پر خدا تعالیٰ صحیح فیصلہ کرنے کی ہی توفیق دیتا رہا اور تمام گاؤں والے امام اور بیت سمیت خدا کے دین میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ ہر نئے آنے والے گاؤں سے امام صاحب کے مشورہ سے مستعد نوجوان منتخب کر کے اپنے پاس بلاتے ان کی تعلیمی و تربیتی کارگزاری کے ساتھ ساتھ ان کی واقفیت اور اثر و رسوخ والے نئے دیہات سے رابطہ کر کے نئے پروگرام بنائے جاتے رہے۔ اور اس طرح پروگرام آگے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب ظاہر ہے کہ پورے ملک کو ایک مرکز سے تعلیمی و تربیتی لحاظ سے منظم کرنا مشکل تھا اس لئے نئے مراکز کا قیام بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ 1998ء تک سات مزید مراکز کام شروع کر چکے تھے۔

ہسپتال کا قیام

ہسپتال کھولنے کے سلسلہ میں وزارت صحت کے ساتھ رابطہ رہا۔ وزیر صحت کے علاوہ وزیراعظم کے ساتھ بھی وقتاً فوقتاً ملاقات ہوتی رہی۔ ابتداء میں یہ مشکل سامنے تھی کہ ہمارے پاس فرنچ زبان بولنے والے ڈاکٹرز زیادہ نہ تھے۔ تاہم خدا تعالیٰ نے یہ مسئلہ حل کر دیا اور ماریشس کے ڈاکٹر محترم محمود بھنو صاحب کی تقرری ہمارے پاس ہوگئی۔ جہاں تک وزارت صحت کی طرف سے اجازت کا مسئلہ تھا وہ بھی احسن طور پر اپنی تکمیل تک اس طرح پہنچا کہ جماعت احمدیہ بورکینا فاسو اور وزارت صحت بورکینا فاسو کے درمیان ایک جامع معاہدہ طے پایا جس پر وزیر صحت اور خاکسار نے دستخط کئے اس معاہدہ میں ہماری طرف سے صحت کے میدان میں خدمات کی پیش کش اور اس کے مقابل پر گورنمنٹ کی طرف سے بعض رعایتوں کا عہد تھا۔ اس معاہدہ کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ بورکینا فاسو میں ہومیو پیتھک طریقہ علاج بالکل ممنوع تھا لیکن جب ہم نے مشن کی طرف سے لکھ کر بھیجا جس کے ساتھ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب کی سند بھی منسلک تھی تو وزارت صحت کو کسی اعتراض کی جرأت نہ ہوئی۔

تیاری داعیان

نئے داعیان کی تیاری کے لئے تعلیمی کلاس کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کے لئے ان کو باری باری اپنے دفتر بلا کر کہا جاتا کہ آپ یہ بھول جائیں کہ آپ میرے دفتر میں ہیں آپ یہ سمجھیں کہ آپ کا ایک دوست دریا کے کنارے آیا ہے آپ اس کے پاس آئے ہیں اس کو ابھی تک حضرت امام الزماں کی آمد کی خبر نہیں پہنچی آپ ان تک پیغام کیسے پہنچائیں گے۔ اس پروگرام میں خاکسار کے علاوہ کچھ دوست مزید وہاں بیٹھے۔

زیر تربیت داعی اپنے الفاظ میں مکمل کر پیغام پہنچاتا اور بعد میں مزید وضاحت کے لئے ان پر سوالات بھی کئے جاتے اس ساری کارروائی کے دوران خاکسار ایک کاغذ پر ان کی غلطیاں نوٹ کر کے بعد میں غلطیوں کی تصحیح کروا دیتا۔ پھر ان داعیان کو میدان میں بھجوانے سے قبل اپنے ساتھ یا دوسرے مرکزی مربیان کے ساتھ دورہ پر بھجوایا جاتا تا کہ تمام حالات میں گزر کر مزید تربیت کا موقعہ ملے ان تمام ادوار سے گزرنے کے بعد ان کو علیحدہ گروپ کی شکل میں دعوت الی اللہ کے لئے بھجوایا جاتا تھا۔

ابتدائی سالوں میں جب ہر طرف پیغام پھیلنا شروع ہوا تو مخالفین بھی بیدار ہوئے ہم اپنے ساتھ بیعت فارم رکھتے تھے اور دوران سوال و جواب بیعت فارم پڑھ کر سناتے تھے تا کہ سننے والے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد سمجھ سکیں اور ساتھ ہی بیعت کرنے کی دعوت بھی دی جاتی۔

ہمارے مخالفین کے ہاتھ یہ حربہ آیا کہ بیعت فارم بغیر کسی کانٹ چھانٹ کے چھپوا کر دیہاتوں میں تقسیم کئے اور ان کو آگاہ کیا کہ آپ کے پاس ایک ایسا وفد آئے گا جس کے پاس یہ فارم ہوں گے ان کی بات ہرگز نہ سننا

دیہاتوں میں لوگوں نے پڑھنے لکھنے والوں سے وہ کاغذ پڑھ کر سنے اور بجائے متنفر ہونے کے زیادہ رغبت کے ساتھ توجہ کی اور چھان بین شروع کی کہ ایسا پیغام دینے والے لوگ کہاں ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن دیہاتوں میں ہمارا داخلہ بند کرنے کی کوشش کی گئی ان دیہاتوں نے خود اپنی دلچسپی سے دعوت دے کر بلوایا۔

فرخ سلطانی

شہادت القرآن کے بعض اہم مضامین

سوال و جواب کی شکل میں

سیدنا حضرت مسیح موعود نے یہ کتاب ایک صاحب کے سوالات کے جواب کے طور پر تحریر فرمائی، جو روحانی خزائن کی چھٹی جلد میں ص295 تا 400 شامل ہے۔ اس میں مقام قرآن و حدیث اور مسیح موعود کی آمد سے متعلق تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

شہادۃ القرآن

1۔ یہ کتاب کس شخص کے خط کے جواب میں لکھی گئی۔

عطا محمد صاحب

2۔ حضور نے خط کے جواب میں کتنی تنقیحات وضع کی ہیں۔

3

3۔ نار حجاز کے متعلق پیشگوئی کتنے عرصہ بعد پوری ہوگی

600 سال بعد

4۔ آخری زمانہ میں عظیم الشان زمینی تغیرات کی خبر کن سورتوں میں خصوصیت سے دی گئی ہے۔

سورۃ زلزال۔ انشقاق۔ تکویر

5۔ حدیثوں میں دجال کی طرف سے کون سے 2 دعوے کئے جانے کا ذکر ہے۔

نبوت۔ خدائی

6۔ حضرت مسیح موعود نے یاجوج اور ماجوج سے کون سی دو قومیں مراد لی ہیں۔

روس۔ انگریز

7۔ مسیح موعود کے آنے سے پہلے قرآن کریم نے کتنی علامتیں بیان فرمائی ہیں۔

11

8۔ منکم کا لفظ قرآن کریم میں صرف صحابہ کیلئے نہیں تمام مسلمانوں کیلئے ہے یہ لفظ قرآن مجید میں کتنی دفعہ آیا ہے۔

82

9۔ احادیث میں مسلمانوں کے کونسے تین زمانوں کا ذکر ہے

خلافت راشدہ۔ فیج اعوج۔ آخری زمانہ منہاج نبوت۔

10۔ من کل حدب ینسلون میں حضور نے حدب اور نسل کے کیا معنے کئے ہیں۔

بلند زمین۔ سبقت لے جانا۔

11۔ کتاب لکھنے تک (1893ء) تک حضور سے کتنے نشان ظاہر ہو چکے تھے۔

3000

12۔ اشتہارات کے طبع و اشاعت اور رجسٹری پر کتنا خرچ آیا۔

2000 روپے

13۔ علم ابجد کی رو سے عیسیٰ عند منارۃ دمشق اور آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے اعداد کتنے ہیں

1275۔1400

باقی صفحہ 6 پر

محبتوں کا خزانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

زاہدہ یاسمین صاحبہ

دل حزن والم سے پر ہیں۔ ہر آنکھ اشکبار ہے بے کسوں کا چارہ گر، یتامیٰ کے سر پردست شفقت رکھنے والا، بیوگان اور مساکین کے دکھ درد اور رنج ومصیبت کی حقیقی تڑپ رکھنے والا، عیدین کے مواقع پر غرباء کے ساتھ مل کر حقیقی عید منانے والا اور اپنی جماعت کو بھی بار بار تاکید کرنے والا وہ جس کا دل اپنی کروڑہا روحانی اولاد کے دکھ درد سے معمور تھا وہ جس کے وجود وقیام ہمیشہ جماعت کے غم والم سے پر رہے۔ وہ عظیم وجود جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا تو آسمان کا خدا گواہ ہے کہ ہر بے چین دل اور ہر مضطرب روح چین پاتی، وہ جسمانی طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم روحانی مسیحا بھی تھے جنہوں نے مردہ ذہنوں کی کائی، شک وشبہات، توہمات اور بدرسوم کی عفونتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی عظیم کوشش جاری رکھی۔ وہ جس کا کاسۂ دل ہمہ وقت دعا سے معمور رہتا تھا۔ ان کے پاس محبتوں کا ایسا خزانہ تھا جسے انہوں نے بلاتفریق عمر، رنگ، نسل اور مذہب ہر ایک پر لٹایا مگر پھر بھی یہ خزانہ کبھی ختم نہ ہوا۔

وہ جو حضرت مسیح موعود کی نسل مبارکہ کا حسین موتی تھا۔ وہ حضرت مصلح موعود جیسے عظیم باپ کا عظیم فرزند تھا۔ اب خدا کی آغوش محبت میں نہایت پرسکون انداز میں لیٹا ہے اور خدا تعالیٰ ہمہ وقت اپنے پیار کی نظریں ان پر ڈالتا جارہا ہے۔ وہ جو چلا نہیں بلکہ دوڑا۔ جس کو دھن تھی نئے پھل حاصل کرنے کی وہ جس نے خدا پر کامل توکل کرتے ہوئے جماعت کے مزید بابرگ وبار ہونے اور اک سے ہزار ہونے کی خواہش کا اظہار جب بے پناہ دلی تڑپ کے ساتھ کیا تو خدا تعالیٰ نے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں سعید روحیں حلقہ احمدیت میں داخل کیں۔ ایک عظیم روحانی فیض تھا کہ جس نے جماعت کو ایک لڑی اور ایک جسم کی مانند بنا دیا تھا۔

پیارے امام کی مجالس عرفان فیض ومعارف الٰہی کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہیں جس سے بوڑھے، بچے، عورتیں، نوجوان سبھی فیضیاب ہوئے، وہ جو اردو، فرنچ، بنگالی کلاسز میں تشریف فرما یوں معلوم ہوتے گویا ستاروں کے جھرمٹ میں چودھویں کا چاند جلوہ گر ہو۔ بچوں کی محافل میں پیار وشفقت کا ابلتا ہوا چشمہ تھا۔ کالے، گورے غرضیکہ ہر رنگ ونسل کے بچے آپ کی گود میں شفقت پدری کی محبت محسوس کرتے اور اس عظیم فخر پر نازاں ہوتے وہ جن کے حسن نظر سے غیر معروف ہستیاں اب ساری دنیا میں جانی پہچانی جاتی ہیں وہ جن کی محبت سے ناتراشیدہ پتھر بھی جوہر قابل بنے وہ جو ہر مشکل، مصیبت میں نہایت صبر ووقار سے اپنی جماعت کو یہ پیغام دیتے نظر آتے ؎

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

وہ جب قرآنی معارف بیان کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا خدا کہیں نزدیک ہی اتر آیا ہے وہ جن کی آنکھیں رب حقیقی اور شاہ دوجہاں کے ذکر پر ہمیشہ آنسو بہاتی تھیں۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے امام ہمارے درمیان سے گویا چپکے سے اٹھ کر خدا کی رضا کی راہوں پر خراماں خراماں رواں دواں ہیں اور خدا تعالیٰ بشارت دے رہا ہے کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ میں تجھے اپنے خاص بندوں اور پھر اپنی جنت میں داخل کروں گا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی باپ جدا ہو گیا ہے ہر آنکھ خون کے آنسو بہا رہی ہے دل رو رہے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا ارشاد کہ ہر چیز فانی ہے اور ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ پھر اس عظیم وجود کی خود کی ہوئی تلقین صبر کسی بھی ناشکری اور ناپسندیدہ اظہار سے روک رہی ہے۔ ساری دنیا سے آئے ہوئے فدائی۔ جن کے دل رو رہے ہیں۔ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں لیکن ہونٹوں پر درود شریف اور پیارے امام کے لئے بلندی درجات کی دعا ہے۔

اللہ رب العزت کی ذات جو ہمیشہ اپنی تائید ونصرت کے نشان دکھلاتی رہی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی دکھائے گی پس خدا تعالیٰ گویا پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا وہ ان زخموں پر مرہم رکھنے کا سامان کر رہا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سے لگائے گئے اس حسین اور پھلدار شجر کو کبھی بھی مرجھانے نہیں دے گا۔ یہ بھی اس کا وعدہ ہے کہ وہ خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ یعنی آزمائش اور مشکلات کے بعد اپنے فضلوں اور رحمتوں کی موسلا دھار بارش برسائے گا وہ اس جماعت کو کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے کروڑہا انسانوں کی سسکتی دعاؤں اور اضطراب کو شرف قبولیت بخشا اور اپنا فیصلہ سنا دیا کہ اس جماعت پر مائدہ روحانی کا نزول کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اور یہ الٰہی نظام ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہ مجالس، کلاسز علم وعرفان کے بحر بے کراں کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ ہاں ایک کے بعد دوسرا امیر کارواں اس عظیم قافلے کو اپنی رہنمائی میں، اپنی عظیم امامت میں لے کر فتح وظفر کی منزلیں طے کرتا چلا جائے گا۔ کیونکہ یہ کسی انسان کی بات نہیں کسی فرد واحد کا انتظام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ایسا نظام ہے جو تا قیامت جاری رہے گا۔

جوں ہی اوجھل ہوا مہ تاباں
ایک نیا چاند نور بار ہوا

ملک محمد اعظم صاحب

نصرت الٰہی کا ایک ایمان افروز واقعہ

سکنتھورپ برطانیہ میں بیت الذکر کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ میں بریڈفورڈ کے قریب سکنتھورپ (Scunthorpe) میں ایک چھوٹی جماعت قائم ہے جو بیشتر ڈاکٹرز پر مشتمل ہے۔ حسن اتفاق سے یہاں ایک ہی ہسپتال میں 8-9 احمدی ڈاکٹر صاحبان کام کرتے ہیں۔ یہاں جماعت احمدیہ کے صدر محترم ڈاکٹر مظفر احمد خان صاحب کنسلٹنٹ سرجن ہیں جو نہایت ہمدرد۔ شریف النفس اور خدمت وایثار کا جذبہ رکھتے ہیں۔ دو ایک سال سے یہ جماعت قائم ہوئی ہے تب سے صدر محترم کی کوٹھی پر نماز باجماعت اور جمعہ کی ادائیگی کا انتظام ہے مکرم ڈاکٹر مظفر چوہدری صاحب امام الصلوٰۃ ہیں جو پرجوش داعی الی اللہ اور علم دوست انسان ہیں۔ خاکسار کو بھی مئی تا اگست 2002ء وہاں اپنے بیٹے ڈاکٹر فرید احمد احسن صاحب کے ہاں قیام کا موقعہ ملا۔ یہ جماعت باہمی محبت واخوت کا مثالی نمونہ ہے۔ جب سے یہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا تمام احمدیوں کی کوشش رہی کہ ہسپتال کے قریب ترین کہیں مناسب حال مکان مل جائے جس سے نماز باجماعت کے علاوہ دیگر جماعتی ضروریات پوری ہوسکیں۔ لہٰذا صدر محترم نے مکرم ڈاکٹر ندیم احمد صاحب کے سپرد یہ کام کیا کہ وہ کوئی موزوں مکان تلاش کریں۔ القصہ ایک دن مغرب کی نماز کے بعد ڈاکٹر ندیم احمد صاحب نے بتایا کہ ہسپتال کے پاس ایک بنگلہ نما مکان پر ”قابل فروخت“ کا بورڈ ہے۔ اور وہ بڑا موزوں اور ہماری خواہشات کے عین مطابق معلوم ہوتا ہے۔ میرے بیٹے ڈاکٹر فرید احمد احسن (سرجن) نے کہا کہ اتفاق سے آج ہی رات خواب میں میں نے بھی ایک مکان دیکھا ہے جس کے صحن میں 15-20 گاڑیاں پارک ہوسکتی ہیں۔ اور اس بلڈنگ میں ایک کم اونچا کمرہ ہے جس کے فرش پر کھڑا ہو کر میرا ہاتھ چھت پر لگ سکتا ہے۔ اور وہ ہے بھی قبلہ رخ۔ اس پر تمام احباب نے اگلے روز وہ مکان جاکر دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ خاکسار بھی ہمراہ تھا۔ مجھے بھی بے حد پسند آیا۔ میرے بیٹے کو تو اللہ تعالیٰ نے اس کا نقشہ بھی دکھا دیا تھا تمام ممبران کو بہت پسند آیا۔ اور پھر مرکزی نمائندہ نے بھی ملاحظہ کرنے کے بعد پسند فرمایا۔ مرکز کی اجازت کے بعد خرید کی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ قریباً 92 ہزار پونڈ پر بات طے ہوئی۔ وہاں مکان خریدنے کے لئے کونسل سے اجازت لینا ہوتی ہے۔ کونسل ماحول کا جائزہ لے کر وہاں قرب وجوار کے مکینوں سے دریافت کرتی ہے کہ کسی کو اعتراض تو نہیں ہے۔ اس کارروائی میں تقریباً تین ماہ کا عرصہ لگ ہی جاتا ہے۔ جب کونسل نے اردگرد سے دریافت کیا تو بہت سے لوگوں نے اعتراض کئے کہ یہاں تو لوگ جمع ہوں گے۔ پانچ وقت روزانہ اس کے علاوہ دیگر تقریبات میں بھی آئے دن احمدی لوگ یہاں جمع ہوا کریں گے جس سے ہمارے آرام وسکون میں خلل واقع ہوگا۔ اس لئے ہم احمدیوں کو ان کے متذکرہ مقاصد کیلئے مکان خریدنے کی اجازت دیئے جانے کے حق میں نہیں ہیں۔ لہٰذا مختلف مراحل کی کارروائی کے بعد ”مجوزہ بیت الذکر“ میں کونسل نے اجلاس عام بلایا۔ بہت سے لوگوں نے اعتراض اٹھائے۔ ابھی جماعت کے نمائندگان نے اپنے موقف میں دلائل دینے ہی تھے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی اور تائید الٰہی کا کرشمہ ظاہر ہوا۔ اجلاس میں سے ایک عیسائی کونسلر نے اٹھ کر بیان کیا کہ میرا جہاں گھر ہے وہاں ایک سکول ہے۔ اور وہاں انتشار ہوتا ہے کہ میں اپنی گاڑی بھی اپنے مکان کے پاس پارک نہیں کرسکتا تو کیا سکول بند کر دیا جائے اور لوگوں کو تعلیم وتدریس جیسی بنیادی ضرورت سے محروم کر دیا جائے؟ ابھی یہ کونسلر ہمارے حق میں دلائل دے ہی رہا تھا کہ دوسری جانب سے ایک اور عیسائی کونسلر صاحب کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ میرے گھر کے پاس گرجا ہے۔ وہاں ہمارے آرام وسکون میں بھی حرج واقع ہوتا ہے تو کیا عبادت بند کر دی جائے؟ اگر احمدی احباب اپنی عبادت اور دیگر مذہبی دینی سرگرمیوں کے لئے جگہ خریدنا چاہتے ہیں تو انصاف اور عدل کا تقاضا ہے کہ ان کو اجازت دے دی جائے۔ ان انصاف پسند کونسلروں کے دلائل اتنے وزنی اور قوی تھے کہ چیئرمین صاحب نے ہمارے حق میں فیصلہ دے دیا اور وہ بنگلہ جماعت نے خرید لیا۔ اور اب اسے ضرورت کے مطابق ڈھال کر اپنی جماعتی اور دینی ضروریات اور روایات کے مطابق تمام تقاریب کے لئے استعمال

میں لایا جا رہا ہے۔ وہ اتنا وسیع بنگلہ ہے کہ لجنہ کی ضروریات، خدام کی ضروریات کے علاوہ مربی ہاؤس کے لئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ اور قدرتی طور پر قبلہ رخ بھی ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے ذمہ دار لوگوں کے دلوں میں ہمارے حق میں دلائل مہیا فرما کر ہماری مدد اور تائید فرمائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر گزار ہیں۔ اور ہمیشہ اسی سے مدد کے طلبگار رہیں البتہ ان انصاف پسند عیسائی کونسلروں کے کردار کا یہ واقعہ اہل علم و دانش اور حق و انصاف کرنے والوں کیلئے ایک قسم کا نمونہ ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ وہاں کی چھوٹی سی جماعت کی اس مساعی کو شرف قبولیت بخشے اور جماعت کے مال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ اور اس گھر کو ہمہ وقت آباد کرنے اور آباد رہنے کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

14۔ حضور نے کونسے تین افراد کے متعلق اپنی پیشگوئیوں کا مختصر ذکر کیا ہے۔

آتھم۔ لیکھرام۔ احمد بیگ ہوشیار پوری کا داماد۔

15۔ کتاب کے آخر میں کس سال کے جلسہ کے التواء کا اعلان ہے اور اس کی کتنی وجوہ بیان کی ہیں۔

1893ء۔ 2

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34926 میں حافظ منظور احمد ولد احسان اللہ خالد قوم چیمہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی سلام ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ منظور احمد ولد احسان اللہ خالد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 احسان اللہ خالد والد موصی گواہ شد نمبر 2 گل محمد ولد بوٹے خان ربوہ

مسل نمبر 34627 میں امۃ الوحید بیوہ محمود احمد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ سکنی زمین رقبہ 11 مرلے واقع لیاقت روڈ ساہیوال مالیتی -/2200000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ ساڑھے تین کنال واقع لاہور ساہیوال روڈ مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/70000 روپے۔ 4۔ حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت پنشن و جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الوحید بیوہ محمود احمد ساہیوال گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد وصیت نمبر 21191 گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمٰن ولد نور الدین جہانگیر ساہیوال

مسل نمبر 34639 میں منصور کرشن باجوہ ولد چوہدری عزیز احمد قوم جٹ باجوہ پیشہ پنشنر عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باتھ آئی لینڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ کمرشل بلڈنگ رقبہ 200 مربع گز واقع ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی مالیتی -/3500000 روپے۔ 2۔ موروثی زرعی زمین واقع ٹکونڈی عنایت خان تحصیل پسرور میں سے حصہ 3 کنال مالیتی -/30000 روپے۔ 3۔ موروثی زرعی زمین واقع چک 316 ج ب تحصیل گوجرہ میں سے حصہ 18 کنال 3 مرلے مالیتی -/340000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5498 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/198000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور کرشن باجوہ ولد چوہدری عزیز احمد کراچی گواہ شد نمبر 1 سید عبدالعزیز واسطی ولد سید عبدالقادر واسطی کراچی گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف ولد چوہدری عبدالمجید، کراچی

مسل نمبر 34643 میں شازیہ محمود زوجہ مبشر احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/50000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات مالیتی -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شازیہ محمود زوجہ مبشر احمد دارالفضل غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد محمد عبداللہ دارالفضل غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ رشید ولد چوہدری محمد ابراہیم دارالفضل غربی ربوہ

مسل نمبر 34677 میں نعمت الرحمٰن ولد احسان الرحمٰن قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم:۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 20 مرلے واقع دارالعلوم ربوہ مالیتی اندازاً -/700000 روپے۔ 2۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع باب الابواب ربوہ مالیتی اندازاً -/600000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین رقبہ 6 ایکڑ واقع گھڑیال کلاں ضلع نارووال مالیتی -/200000 روپے۔ درج بالا جائیداد کے ورثاء والدہ محترمہ، 3 بھائی اور 3 بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعمت الرحمٰن ولد احسان الرحمٰن ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 کاشف محمود دانش ولد نصرت محمود فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 افضال قادر ولد منیر الرحمٰن باجوہ ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 34920 میں ثریا بیگم زوجہ انوار احمد مبشر قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرل چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی -/7200 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/14400 روپے۔ 3۔ ترکہ والد محترم مکان رقبہ 5 مرلے واقع ربانی کالونی فیصل آباد میں سے میرا حصہ مالیتی اندازاً -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ثریا بیگم زوجہ انور احمد مبشر مرل ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 انور احمد مبشر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد پسر موصیہ

مسل نمبر 34927 میں مرزا رضی اللہ طاہر ولد میاں زاہد مسعود احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے تحریر کرتے ہیں کہ میرے سسر محترم پروفیسر چوہدری محمد دین انور صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا مورخہ 5 جون 2003ء بعمر 84 سال وفات پاگئے ہیں۔ مرحوم نے 1940ء میں وصیت کی تھی۔ اسی روز مرحوم کی نماز جنازہ سرگودھا میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے شام 8 بجے پڑھائی اگلے روز 6 جون کو بعد از نماز فجر محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کرائی آپ صاحب علم تھے آپ کا گھر جماعت کیلئے وقف تھا تقریباً 50 سال تک بطور مرکز نماز زیر استعمال رہا۔ مرحوم قائد مجلس، ایک لمبا عرصہ تک صدر حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا اور سیکرٹری مال و سیکرٹری تحریک جدید جماعت کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے استاد ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ خاتون بنت حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب (ہمشیرہ حافظ ڈاکٹر مسعود احمد مرحوم آف سرگودھا) کے علاوہ دو بیٹے مکرم ڈاکٹر منیر احمد سہیل امریکہ، انجینئر ظہیر احمد خالد صاحب کینیڈا، اور دو بیٹیاں مکرمہ راشدہ فائزہ لاہور اور مریم درثمین صاحبہ لندن پیچھے چھوڑے ہیں۔ ان کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم قاسم محمد ناصر صاحب صدر جماعت احمدیہ خوشاب شہر تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد نذیر صاحب ولد محمد امیر صاحب جو کہ عرصہ 18 سال سیکرٹری مال خوشاب شہر رہے ہیں۔ مورخہ 7 جون 2003ء بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اسی دن مکرم عطاء الکریم صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں قبر تیار ہونے پر مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی ضلع خوشاب نے دعا کروائی۔ ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع راولپنڈی و اٹک کیلئے بھجوایا ہے۔

☆ الفضل کے نئے خریدار بنانا۔

☆ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایات کی وصولی۔

☆ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

امراء و صدران، مربیان سلسلہ، معلمین و جملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

محترمہ چاند سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد یوسف سہیل شوق صاحب مرحوم سابق نائب ایڈیٹر الفضل تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم سید تفضل حسین شاہ صاحب سابق چیف انجینئر (واپڈا) حال بہاولنگر مورخہ 8 جون 2003ء کو بعمر 85 سال وفات پاگئے آپ بفضلہ تعالیٰ موصی تھے۔ اگلے روز مورخہ 9 جون کو حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم سید تنویر حسین شاہ صاحب آف بہاولنگر کے علاوہ تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کی درخواست ہے۔ نیز خاکسارہ کی والدہ کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ انہیں والد صاحب کی علالت پر برین ہیمبرج ہوا۔ اور چند روز سے فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں نیم بے ہوشی کی حالت میں داخل ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبدالرشید صاحب کھوکھر آف گوجرانوالہ ابن مکرم عبدالرحیم صاحب کھوکھر آف سائپرس مورخہ 9 جون 2003ء گوجرانوالہ میں بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ گوجرانوالہ میں 10 جون کو مکرم امیر صاحب ضلع نے بعد نماز فجر ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بیت المبارک میں بعد نماز ظہر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب استاد جامعہ احمدیہ نے قبر پر دعا کرائی۔ مرحوم خاکسار کے بھتیجے اور مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر مربی سلسلہ لندن کے بڑے بھائی تھے۔ ان کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی طیبہ منصور مقیم اسلام آباد دو بیٹے مقیم کینیڈا و لندن ہیں ان کے دو بھائی امریکہ میں ہیں اور ایک بھائی جرمنی میں ہیں۔ اور ایک ہمشیرہ وزیر آباد میں مقیم ہے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ماہنامہ خالد کا "سیدنا طاہر نمبر"

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت و سوانح پر مشتمل ماہنامہ خالد کا ایک ضخیم اور یادگار نمبر عنقریب شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ ایسے تمام احباب جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں رہنے کا موقع ملا ہو وہ اپنے ذاتی مشاہدات پر مشتمل مضامین ضرور بھجوائیں۔ اگر کسی کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے حوالہ سے کوئی بھی یادگار واقعہ یا کوئی تحریر ہو تو براہ کرم فوری طور پر ہمیں بھجوا دیں۔ اسی طرح اگر کوئی نادر تصاویر ہوں تو وہ بھی ضرور عنایت فرمادیں۔ تصاویر شائع ہونے کے بعد واپس کر دی جائیں گی۔

☆ احمدی شعراء سے بھی یہ گزارش ہے کہ وہ حضور کے متعلق اپنا منظوم کلام ادارہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

☆ نمبر میں اشتہار دینے والے احباب سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اشتہارات کی بکنگ کروالیں۔

☆ اگر کسی خریدار کو اس نمبر کی زائد کاپیاں درکار ہوں تو ان کی تعداد شعبہ اشاعت کو لکھ کر بھجوا دیں۔

☆ بیرون ملک رہنے والے احباب اپنے مضامین اس ای میل ایڈریس پر بھجوا سکتے ہیں۔

Monthlykhalid52@yahoo.com

فون نمبر: 04524-212349/212685

فیکس: 04524-213091

سانحہ ارتحال

مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ولد مکرم چوہدری قادر بخش صاحب بھٹہ آف چک نمبر 591 گ۔ب گنگاپور (آبادی کچا پنڈ) ضلع فیصل آباد، حال دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ 28 مئی 2003ء کو بعمر 79 سال وفات پا گئے۔ مورخہ 29 مئی کو بعد از نماز عصر مکرم محمد ادریس صاحب شاہد مربی سلسلہ صدر محلہ دارالیمن شرقی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم محمد حنیف صاحب شاہد مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد یوسف بٹ صاحب مربی سلسلہ کوٹلی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں کہ جماعت کوٹلی کے مندرجہ احباب مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں ان سب کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ مکرم چوہدری محمد خان صاحب، مکرم محمد حسین صاحب (ٹانگ میں فریکچر) مکرم ماسٹر فضل احمد صاحب اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بوجہ کینسر لاہور میں داخل ہیں۔

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم احسان الرحمٰن بسراء صاحب مرحوم باب الابواب ربوہ لکھتی ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد خان صاحب پشاور کا چند روز قبل پتے میں انفیکشن ہو جانے کے باعث پشاور میں دوبارہ آپریشن ہوا ہے تکلیف کے ساتھ ضعف بہت ہے۔ کامل شفایابی اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد زبیر صاحب کارکن الفضل کی بھانجی نصرت جہاں عمر 12 سال کی کراچی میں دل کی سرجری ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ان کیلئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل 12 فروری 1977ء)

نیز فرماتے ہیں۔ "اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھ دار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں۔"

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

اساتذہ و طلبہ سے درخواست ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

(نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی)

بقیہ صفحہ 6

انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا رضی اللہ طاہر ولد میاں زاہد مسعود احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ریاض احمد بٹ ولد غلام محمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالخالق ولد محمد ابراہیم دارالنصر غربی ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	16-جون	زوال آفتاب	12-09
سوموار	16-جون	غروب آفتاب	7-18
منگل	17-جون	طلوع فجر	3-20
منگل	17-جون	طلوع آفتاب	5-00

طالبان کا اسلام لایا گیا تو سرحد حکومت توڑ دوں گا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ اگر صوبہ میں طالبان طرز کا اسلام نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو میں مداخلت کر کے سرحد حکومت ختم کر دوں گا۔ انہوں نے یہ بات بھارتی چینل این ڈی ٹی وی سے انٹرویو میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اس بات پر افسوس ہے جس سے ملک میں الیکشن کے بعد جمہوریت آئی اور پارلیمنٹ قائم ہوئی ہے۔ ہمارا ملک فنکشنگ جمہوریت قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ ریفرنڈم کرانا ان کی غلطی تھی۔

صدر مشرف کی اصلاحات جاری رہیں گی
وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبے کی ترقی اور عوامی بہبود کیلئے اپنی ترجیحات مسلم لیگ کے منشور کی روشنی میں طے کی ہیں اور ابتدائی طور پر تین سال کیلئے فلاحی پروگرام مرتب کرلیا ہے اس کا تسلسل اسی طرح قائم رہے گا کہ ہر سال بجٹ میں ان ترجیحات کی نمایاں جھلک ہوگی۔ انہوں نے کہا صدر مشرف حکومت کی طرف سے کی جانے والی ریفارمز کے باعث سیاسی حکومت ہیے آسانیاں پیدا ہوئی ہیں ہم ان کی ریفارمز کو جاری رکھیں گے۔

ایٹمی پروگرام پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا
اطلاعات ونشریات کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ ملک کے ایٹمی پروگرام پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا پاکستان ایک ایٹمی طاقت بن گیا ہے اب ایٹمی پروگرام منجمد کرنے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کو مجلس عمل کے طرز عمل سے خطرہ ہے کیونکہ صوبہ سرحد میں جو کچھ کہا جا رہا ہے اس سے مغربی ممالک میں یہ تاثر ابھر رہا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثے غیر محفوظ ہاتھوں میں جاسکتے ہیں۔

سابق نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد کا انتقال پاکستان کے سابق نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے ان کی عمر 87 سال تھی۔ 1965ء میں وہ آزاد امیدوار کی حیثیت سے مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے 1970ء میں قومی اسمبلی کے ممبر بنے۔ 1973ء کا آئین بن جانے کے بعد وفاقی حکومت میں وزیر زراعت رہے۔ بعد ازاں قومی اسمبلی کے سپیکر منتخب ہوئے۔ بے نظیر بھٹو کے دور میں دوبارہ سپیکر بنے۔ جب صدر لغاری نے بے نظیر حکومت کو برطرف کیا تو وہ نگران وزیر اعظم بنا دیئے گئے۔ پاکستان کے تمام سیاست دان اس بات پر متفق ہیں کہ وہ ایک درویش انسان تھے۔ سیاست سے ریٹائرمنٹ کے بعد تعلیم کے فروغ کیلئے کاموں میں مصروف تھے۔ ان کی نماز جنازہ ہفتہ کو ادا کی گئی۔ ان کے انتقال پر صدر، وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ، وفاقی وزراء، صوبائی وزراء اور اہم شخصیات نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔

مختلف اشیاء پر سے ڈیوٹی ختم قومی اسمبلی نے وفاقی بجٹ 2003-04ء پر عام بحث مکمل کر لی۔ بجٹ پر بحث سمیٹتے ہوئے وزیر خزانہ نے مختلف اشیاء پر سے ڈیوٹی میں کمی یا ان کے مکمل خاتمے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا بچت سکیموں، بچوں کے دودھ، زرعی مشینری اور امراض قلب کی ادویات پر ٹیکس واپس لے لیا گیا ہے۔ ہر ضلع میں خوشحالی بنک کی شاخ قائم ہوگی۔ اپوزیشن نے بحث میں حصہ نہ لے کر عوامی نمائندگی کا حق ادا نہیں کیا۔

عراق میں امریکی حملے امریکی فوج کے عراق پر حملوں کے دوران 100 شہری جاں بحق ہو گئے۔ حملہ اس علاقہ میں کیا گیا جہاں ایک امریکی ہیلی کاپٹر کو مار گرایا گیا۔ پہلی کارروائی میں 70 شہری جاں بحق جبکہ دوسرے واقعہ میں امریکی فوج پر راکٹوں سے حملہ ہوا۔ جوابی کارروائی میں 30 عراقی شہری جاں بحق ہو گئے۔ امریکی فوج نے گھر گھر تلاشی مہم کے دوران گھروں کے دروازے توڑ دیئے۔ تلاشی کے دوران خواتین پر تشدد کیا گیا جس پر لوگوں نے شدید مظاہرہ کیا اور کہا کہ ہم صدام کے حامی نہیں۔ امریکی فوج کے رویہ سے دلبرداشتہ ہیں اگر امریکی فوج گھروں کے دروازے توڑے گی تو کون تعاون کرے گا۔

آپریشن جاری رہے گا امریکی کمانڈر لیفٹیننٹ ڈیوڈ میکرنس نے کہا ہے کہ امریکی فوج نے صدام کے حامیوں کے خلاف کارروائی کی ہے بغداد سے 90 کلومیٹر دور ٹریننگ کیمپ پر بم اور میزائل برسائے گئے اور کیمپ کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ عراق میں امن وسکون کیلئے صدام کے حامیوں کے خلاف آپریشن جاری رہے گا۔

ایران میں مظاہرے جاری ہیں ایران میں حکومت اور روحانی پیشوا خامنہ ای کے خلاف تیسرے روز بھی مظاہرے جاری رہے۔ تہران یونیورسٹی اور انٹرنیشنل ہوٹل کے قریب مظاہروں میں خامنہ ای مردہ باد کے نعرے لگائے گئے ملاؤں اور خامنہ ای کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ پولیس اور مظاہرین میں جھڑپ کے نتیجہ میں کئی زخمی ہوئے۔ خامنہ ای نے کہا ہے کہ انتشار پھیلانے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔ ان مظاہروں کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ ہے واشنگٹن نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم ایسا کچھ نہیں کر رہے۔

ایٹمی تجربات امریکہ نے مزید ایٹمی تجربات کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہتھیاروں میں عالمی بالادستی قائم رکھیں گے۔ دشمن کے زیر زمین ٹھکانے تباہ کرنے اور کم طاقت کے جوہری ہتھیاروں کی تیاری پر ریسرچ جاری رکھی جائے گی۔

مسلم ممالک کی بندرگاہوں کا معائنہ
دہشت گردی کے خلاف امریکی مہم کے سلسلہ میں مسلمان ملکوں کی بڑی بڑی بندرگاہوں پر معائنہ کار تعینات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ معائنہ کار بندرگاہوں سے بھیجا جانے والا سامان چیک کرینگے تا کہ اسلحہ اور گولہ بارود کی امریکہ میں ترسیل روکی جا سکے۔

اعلان داخلہ

سینٹر آف ایکسیلنس فار سالڈ سٹیٹ فزکس پنجاب یونیورسٹی قائد اعظم کیمپس نے ایم فل Solid State فزکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 12 جولائی تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 10 جون 2003ء۔

(نظارت تعلیم)

شعبہ امداد طلباء میں عطیہ دینے کا

نادر موقع

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء وطالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جاسکتی ہے۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
پروپرائیٹر: نعیم الرحمن
فون دفتر 214930
گھر 211930
الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود 4844986

نیز نوفراسٹ اینڈ ڈائرکٹ کول کی ریپئرنگ اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچا بازار سوار الرحمت وسطی ربوہ فون 211152

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس
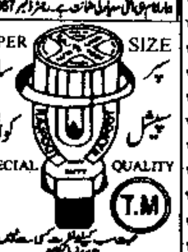

اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ
لاہور فون: 7921469
اتحاد برنر فیکٹری
حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ
ٹاؤن لاہور فون: 7932237

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29